

اسلام آباد بھورہ پورٹ) سربراہ جمعیت علمائے اسلام (ف) مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ صحافیوں کے ساتھ ہوں، پولیس گردی کی اجازت نہیں دی جائیگی۔ وفاقی پولیس کے اہلکاروں کے صحافیوں پر تشدد، تکلیف اٹھانا، جہنمی کرنے کے لیے سربراہ جمعیت علمائے اسلام (ف) مولانا فضل الرحمان کھیل کر پریس کلب اسلام آباد پہنچے۔ مزید سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ روز ایک افسوس ناک (پتھر) نمبر 26

مسافر کا پہلا تاثر یا ذلت: ایئر پورٹس پر شرمناک حقیقت

کرنا پڑتا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اس مسئلے کو سنجیدگی سے سول۔ سولی ایجن انٹرنیشنل، ایف آئی اے اور ایئر پورٹ انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے افراد کے خلاف سخت کارروائی کریں اور سراسر کو محفوظ عزت دار اور محفوظ داخل فراہم کریں۔ یہ صرف ہمارے شہریوں کے لیے حق ہے بلکہ ایسے شخص پر بھی پاکستان کا بہتر بنانے کا ایک نسخہ ہے۔ جب دنیا کی سبھی کھلی اور پاکستان اپنے انٹری پورٹ پر مسافروں کی حفاظت اور عزت کو دیتے ہیں تو ہمارے ملک کی قدر بڑھانے کی یہ بھی پادشاہی چاہیے کہ یہ مسئلہ چھوٹا نہیں ہے۔ یہ ہماری مہمان نوازی، قومی شناخت اور بین الاقوامی ساکھ کے لیے ممکن خطر ہے۔ پاکستانی مسافر بخدا وہ ملک کے کسی بھی حصے سے ہوں، اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ یا فیصل آباد ایئر پورٹ پر اپنے وطن میں عزت اور محفوظ داخل کا حق رکھتے ہیں۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے کہ ایئر پورٹ سے نکلنے ہی ان کی سول کنونکشن محفوظ ہو۔ لہذا وقت آگیا ہے کہ ہم اس مسئلے کو جیسے کہ کے پی ٹی کے ایئر پورٹ پر انتظامیہ اور سول کے لیے تمام ضروریات جانے، اور ایسے افراد کی رہائی ممکن طور پر منظور جائے جو سراسر کے لیے پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ یہ صرف شکایت نہیں بلکہ ایک عقیدہ ابھلے کے کہ اپنے ملک میں آنے والے پرہیزگار اور شری کے لیے عزت، وقار اور محفوظ داخل جیسی باتیں اگر ہم یہ قدم اٹھائیں تو یہ صرف کسی شہریوں کے مسائل حل ہوں گے بلکہ ہر دن ملک کی ترقی پاکستان اور غیر ملکی مہمان جی پاکستان کو ایک مثبت اور مہذب ملک کے طور پر پیش کریں گے۔ اس سلسلے میں ہر ادارے، ہر ملکدار اور ہر شہری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ملک کے لیے ایسے اقدامات کرے اور ایسے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ ایئر پورٹ پر ایسے شہریوں کو دیکھنا کہ بہتر کنونکشن اور محفوظ داخل پر شہر میں کارروائی نہیں چاہیے کہ صرف بات نہ کریں بلکہ ایسے اقدامات اٹھائی کریں۔ ایئر پورٹ پر سکیورٹی سخت کریں، چیک باؤنڈ والوں کے خلاف کارروائی کریں اور مسافروں کے لیے ہیلپ ڈیسک اور ہولیاٹس پر جانچیں تاکہ وہ عزت اور محفوظ داخل ساتھ اپنے وطن میں واپس ہوں۔ پاکستان کے ایئر پورٹ پر اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور فیصل آباد کی سبھی جگہوں پر یہ قدم اٹھانا ضروری ہے کہ ہمارا ملک واقعی مہمان نواز، محفوظ اور مہذب ملک کے طور پر دنیا کے نقشے پر سامنے

صرف ایک بہانہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگ مسافروں کو خوف یا احساس شرمندگی کے ذریعے پیسے دینے پر مجبور کرتے ہیں اور یہ سب اس لیے ہوتا ہے کہ باہر سے آنے والے بہانہ یا انتہائی بارش آتے ہیں اور ان کے لیے یہ غیر متوجہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ وہ مسافر فوراً فیصلے کرتے ہیں کہ مجبور ہوتے ہیں۔ اور یہی موقع وہ مالی فائدہ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس پورے ملک میں ایک غامضی ”دھڑ“ کے طور پر چلنے کا چاہتا ہے تاکہ لوگ نہ دیکھیں اس کے ایک چھوٹے یا بڑے پتے پر اس شخص کی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ ایک نئے شہر ہے۔ حالانکہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ مسافر کو اس عزت اور حفاظت پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ یہ افراد صرف پاکستانی کر سکی ہیں بلکہ مسافروں سے اس ملک کی کر سکتے ہیں جہاں سے وہ آتے ہیں، جیسے سعودی ریال، امریکی ڈالر، یورو یا برطانوی پائونڈ۔ یہ روپیہ صرف بدبینی کے لیے ہر دن ملک منتقل کیا جاتا ہے اور ان کے والے بہانوں کے لیے شرمندگی اور پریشانی کا سبب بنتے ہیں۔ لوگ ایئرپورٹ کے احاطے میں اس طرح آتے ہیں کہ حرکت کرتے ہیں جیسے ان پر کوئی پکڑنا نہ ہو۔ کوئی مسافر پیسے دینے سے انکار کرتا ہے تو لوگ غصے اور دھمکی کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ سول پیڈ ہوتا ہے کہ ایئرپورٹ انتظامیہ، سکیورٹی اسٹاف اور مختلف ادارے اس معاملے پر کیا کر رہے ہیں؟ لوگ سکیورٹی اور اسٹاف کے حدود میں جیسے آزادانہ حرکت کر سکتے ہیں؟ اگر اسٹاف ایسی ذمہ داری پوری کرے تو یہ صورتحال بھی پیدا ہی نہیں ہوتی۔ یہ مسئلہ صرف مسافروں کے لیے نہیں بلکہ پورے ملک کی سادہ کے لیے بھی خطرناک ہے۔ اور پاکستان کو اکثر ایسی ہی دیکھیں، جہاں ایئرپورٹ پر ایسے واقعات ہمارے ہائی مانی میں اضافہ کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایئرپورٹس آنے والا پاکستانی تاجر یا ایئرپورٹ پر آتا ہے کہ کسی بھی ملک کی پچکان ہوتے ہیں۔ بہانہ دیا جاتا ہے کہ وہ ملک کی حفاظت، نظام اور بہانہ دیا جاتا ہے کہ وہ ملک کے لیے یہ پکڑنا انتہائی ہوتا ہے۔ صرف وہ ملک مجبور طور پر پاکستان کی شہرہ منتر کر رہے ہیں۔ یہ روپیہ ہمارے معاشرتی اصولوں کے خلاف ہے۔ اسلام اور ہمارے ثقافتی روایات میں جہاں کی عزت کرنے کا دوسرا یہ ہے کہ مسافر کو یہاں سے کہہ کر ہر دن کے آنے والے مسافروں کی تلاش کرنا۔ عزت نہیں بلکہ شرمندگی اور تنگی کا احساس

قلم حق
انجینئر مجید یوسف بختی
(ریٹائرڈ، انگلینڈ)
engr.bakht@gmail.com

پاکستان کے تمام بڑے ایئر پورٹس پر اسلحہ، آہاد، لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور فیصل آباد کی جہازیں ملکی شناخت اور دفاع کا حصہ ہیں۔ یہ ایئر پورٹس ہر روز ہزاروں مسافروں کو خوش آمدید کہتے ہیں، خاص طور پر ہولوگ جو بیرون ملک سے لوٹ رہے ہیں۔ ہر مسافر کو ہوائی پورٹ سے کہ وطن کی سرزمین پر قدم رکھنے کی عزت، سکون اور محفوظ داخل حاصل ہوگا۔ ہولوگ ہر بدقسمتی سے، مسافروں کو ایئر پورٹ سے باہر پھرتے یا ایک ناخوشگوار تجربے کا سامنا کر پڑتا ہے۔ باہر پھرتے والے دروازوں پر کچھ افراد اپنے انتظامیہ کے ہوتے ہیں جیسے کہ عسکری تاک میں ہوں۔ یا لوگ مسافروں کے سامان کو زبردستی پکڑ لیتے ہیں اور باہر چھپے طلب کرتے ہیں۔ اچھے بائیں علم کے کہ بہت سے لوگ گیری بات سے اتفاق نہیں کریں گے اور انہیں گورائیں گے، تو کیا جاتا ہے، تو باہر ملک میں لوٹنا یا ڈانڈ، یورو یا ڈالر میں پکڑ لیتے ہیں اور باہر چھپنے دینے سے ناگوار ہیں۔ یا ایئر پورٹ پر ہتھیاروں سے کیونکہ بہت سے لوگ ایئر پورٹ پر ہتھیاروں سے ڈرتے ہیں۔ یہ لوگ ایئر پورٹ پر مسافروں سے رقم طلب کرنے والے افراد کو مددگار یا خدمت گزار کا طور پر دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔ وہ اپنے عمل کو اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے وہ مسافروں کے سامان کی جانچ کر رہے ہیں یا آسانی کر رہے ہیں یا کوئی چھوٹا سا احسان کر رہے ہیں، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اصل مقصد صرف اور صرف مالی فائدہ لینا ہے۔ وہ یہ دیکھا کہ وہ مسافروں کی خدمت میں نہیں دے رہے ہیں، گریجے سے یا ایک منظم طریقے سے جس میں وہ مسافر پر ہارڈ ڈال کر بیرون ملک کی کرنسی طلب کرتے ہیں۔ وہ بھی کہیں کہیں لوگ اپنے کسٹم میں آنے کے بعد ہمیں باہر کی خوش مزاج رہیں گے۔ اس لیے وہ آسانی سے رقم حاصل کر سکتے ہیں۔

ایشیا کپ: سری لنکا نے ہانگ کانگ کو 4 وکٹوں سے شکست دیدی
سری لنکا نے 150 رنز کا ہدف 19 ویں اور میں 6 وکٹوں کے نقصان پر حاصل کیا

[illegible]

افغانستان کو دھچکا، اہم کھلاڑی ایشیا کپ سے باہر

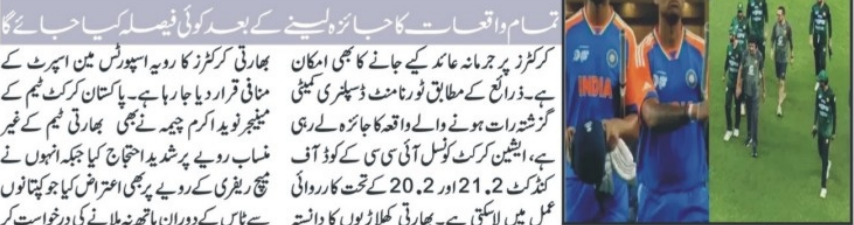
[illegible]

سابق کپتان معین خان کا ایشیا کپ میں بھارتی کرکٹ ٹیم کے رویے پر ردِ عمل

پی سی بی کو حیا ہے کہ وہ آئی سی سی کے ساتھ اس معاملے کو اٹھائے: معین حنان

[illegible]

ایشیا کپ؛ بھارتی ٹیم کے رویے کیخلاف اے سی سی کا سخت ایکشن لینے پر غور

[illegible]

کیا اُکھاڑا؟

حکمران آکھوں پر آؤ اور پھر کٹ لیتا ہوں۔ سب آجینے میں خود کو کھینچا اور پیچھے دوایا، سانس کھڑا شخص بڑا گھورتا ہے۔ میں اس کی آکھوں میں اب درخشاں ہوتا ہوا آکھوں کی آکھوں میں آنسوؤں کا خون زیادہ دھکتا ہے۔ ہر روز کوئی جی کہہ کر، ہر دم کے جینا۔۔۔ شاید یہی زندگی ہے۔ کیونکہ ہر شخص یہاں افسردہ نظر آتا ہے۔ میں جب چھتا چھتا کھینکتے ہیں بڑا حو آتا تھا، ہر زندگی کو کھینچنے میں آ رہا ہوگا۔ کاش میرے پاس کوئی ایسی بات چاہی ہوئی، جس میں ساری دنیا کے مل جلادے پھر کوئی پتہ چلتا۔۔۔ تم نے زندگی بڑھایا کیا؟ ”میں کہتا: ”نہیں۔۔۔ کچھ نہ کیا، اونچے لے آئے۔“

”اے۔۔۔ اے کھانا؟ لفظ زیادہ سارے آگیا ہے۔“ اور اب، اگر کوئی تم سے پوچھے: ”اب تک کیا آکھا؟“ تو اس کو جواب دینا، بس آکھا کے دکھانا اور ظہر، مسیف لیتے خان ترین

تھکے تھکے، نینو کی بڑی کامیابی، نینو کی کارنامہ سانس
 خواب ہیں اور سوچیں ہیں۔ آمدنی نہیں بڑھ رہی ہے
 ال البتہ حموکال کے ٹولس میں لفظ بڑھتے جا رہے
 ہیں۔ یادیں اور دکھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ دنیا روتی
 ہوں، بھی بستا ہوں، بھی ہمارے کا دل بھی کرتا
 ہے۔ پچھلے پختے ہیں میرے پاس تم ہو ڈرامہ
 دکھا، ہا یوں بھائی نے جو حق ادا کیا، کمال کیا۔
 سمجھ لو میں دانش ہوئی اگر پوچھتے کہ کب
 زعفری میں کیا کیا ہے؟ تو میں اس بات کہہ سکتا ہوں
 ”نرگھ“ میں سوچ کے بتاتا ہوں۔ کیونکہ پوری
 زندگی سوچا کرتا ہے۔ بھی رات کی چاندنی میں، بھی
 دن کے آج کے، بھی درخت کے سائے میں
 کہیں کبھی خدا کا نہیں، میں سوچتا ہوں، بس سوچتا
 ہے۔ میں اگر کٹر شریک بھی نہ ہوں تو پھر گھوم پھرنے
 کے وہیں آتا ہوں۔ پھر اندر سے ایک آواز آتی ہے
 ہے، پھر دھڑکتی تو میں بھی کہتا ہوں: آپ کہیں



میں ہمیشہ خود کو اس معاشرے میں محسوس کرتا ہوں۔ عموماً لوگ پوچھتے ہیں، کہ تم نے اب تک زندگی میں کیا اُکھاڑا؟ تو میں خود ہی بتا دیتا ہوں آج، میں آج بھی وہیں کھڑا ہوں جہاں 10 سال

رواق میلہ

لوگ کہتے ہیں میں کرینہ کپور جیسی دکھائی دیتی ہوں، سارہ عمیر

ادا کارہ نے کہا کہ دنیا میں چھ ایسے افراد ہوتے ہیں جن کے چہرے ایک جیسے ہوتے ہیں



لاہور (شوبز رپورٹر) اداکارہ سارہ عمیر کا کہنا ہے کہ ان کا سہیت سیٹی لوگ انہیں بھارتی اداکار کا کرینڈے پور سے ملاتے ہیں۔ سارہ عمیر نے حال ہی میں اپنی کرینڈے پور سے مشابہت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ لوگ ان سے کافی غم سے کہتے آ رہے ہیں کہ ان کے چہرہ کرینڈے پور سے ملتا ہے یہاں تک کہ شوبز سائنس نے سے پہلے ہی لوگ ان سے یہ بات کہہ چکے ہیں کہ ان کے لہجہ کرینڈے پور سے ملتا ہے۔ سارہ عمیر نے کہا کہ دنیا کی اور شوبز محسن طلعٹ کی راہیں چار ہو چکی ہیں۔

تنو شری دتا کو بگ باس کیلئے کتنے کروڑ معاوضے کی آفر ہوئی؟

11 سال سے بگ-باس کی آفرز ٹھکرا رہی ہوں، تنوشہ شری دتا



ہاں (خوبزیر پور) بھارتی ادارہ خوشتری دات نے انکشاف کیا ہے کہ انہیں 11 سال سے مسلسل کھانسی میں آتی ہے۔ آخری زلزلہ میں گوردھار پرمیٹک کے ایک کارکن نے زلزلہ کے بعد ہوائی فخران کیا گیا تھا۔ اس نے شہرہ دار بنایا ہے کہ وہ زلزلہ کے بعد ڈال دی گئی تھی۔ ڈال خوشتری دات نے ایک حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا

بھارتی اداکارہ ہما تریشی کی مسگنی کی افواہیں گردش کرنے لگیں



لاہور (شوہر پور) بابی وڈ کی معروف اداکارہ ہاتھیں اور ان کے قریبی دوست و ایکٹنگ کوچ رچیت سنگھ کے درمیان منگنی کی افواہیں گردش کرنے لگیں۔ بھارتی میڈیا کے ذرائع کے مطابق رچیت اور رچیت سنگھ نے حال ہی میں منگنی کر لی۔

فلمٹار خوشیوں نے ارباز حنان سے علیحدگی کی تصدیق کر دی

”ارماز بغیر بتائے کہیں حلے گئے اور واپس نہیں آئے“، مانچ برس سے علیحدہ ہونے کا انکشاف

[illegible]

فاطمہ بنت عبد اللہ

سالہ کی کوٹھنے دامن میں لایا، قاطعہ تہ عبد اللہ کے مقدس ہونے میدان کارزار کو سرِباب کردیا لیکن اس کے تھکون نے امت کی لڑوں میں حیات نو دوزا لیا۔ اسے سختی و عجز پر قربانی نے علامہ اقبال کے دل کو مجبور ڈالا۔ انھوں نے اپنی شہرِ اقبال قائم کی % قاطعہ تہ عبد اللہ % میں اس شہید کی کرامت کی ماں اور ایمان کی بیٹم بنا کہ۔ اقبال نے فرمایا % ”اے اللہ! اس شہداء کو مجھ سے مل جائے کہ میں اگلے کار بھی بدن میں سے خونِ جہاد میں %۔ رشتہ خاص کلمات نہیں، بلکہ ایک عہد ہیں کہ ایمان اور اپنا عزم، طاقت و اسرار کے حتمان نہیں۔ ایک شہید بچی نے پوری امت کو یہ سبق دیا کہ قربانی ہی حیات کا اصل راز ہے۔ قاطعہ تہ عبد اللہ کی داستان ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ ایمان کی ضعیف جب دل میں روشن ہو تو کسود ہاتھ بھی تاریخ کے جہاد سے کھوڑتے ہیں۔ ان کی طاقت نام بھی ہمیں مجبور دلی ہے۔ بارہا دلی ہے کہ امت کی جان و خون اور قربانی کے چارے سے وابستہ ہے۔ ملت اسلامیہ کی عمر کی دزدہ کرداروں سے بھری پڑی ہے

سائے دنیا کی سب سے بڑی طاقتیں ہیں کہو
ہیں۔۔۔۔۔ طرابلس کی جنگ اور ایک کھچی
مجاہد۔۔۔۔۔ 1911 میں طرابلس کی ضرر پر عثمان کی
شہزادہ بریں دی۔۔۔۔۔ کھچی ایک طرف جب دوسرے
لیس اعلیٰ اور فرانسیسی افسان، جبکہ دوسری
طرف سے رومان مارگرٹ فرلادی جوسولے والے
عرب چاہتے ہیں۔۔۔۔۔ یہی میدان میں ایک ناک
لڑی کی ہے جس کی وجہ سے ہاتھ میں لوگوں نے پانڈوں
نہیں بلکہ ایک مفکیرہ تھا۔ وہ ختی چاہتے ہیں کہ پانی
پلائے، ان کے زخموں پر مرہم رکھی اور جوسولے
دیتی گولوں اور گولیوں کی بارش میں دیکھی کالی
بارموت کے دانے سے لڑتی یہ طرف کفر و غیبت۔
آنے دیتی کھچی کو پانی پلائی تو کھچی کی ایک چال
کی مرہم پٹی کرئی، آخر ایک دن جب وہ ایک دنی
سیاہی کے ہونٹوں پر پانی کے چند قطرے پکڑ لیا
تھیں، اور ایک کھچی کی پانی کا ایک گولہ ان کے
نازک دھڑکے والے کھانے کا فائدہ تھا۔۔۔۔۔ لوگوں کے
پر شہادت کے مفکرہ جو کہ کیا فائدہ نہیں ہوتا
مصر بارہا انھوں کی روٹی سے شہادت کو ایک
جشن بنادیا پس اسے طرابلس کی مٹی سے ایک بار



تحریر عارف اللہ خان
میدان جنگ میں شہید ہونے والی سب سے کم
عمر شہید

وقت گزرنے کے ساتھ ہم گم نہیں پڑتے، بلکہ ہر دور میں
میں نئی روشنی اور نیا دلولہ نکھیرتے ہیں۔ * فاطمہ بنت
عبد اللہ * بھی انہی ناموں میں سے ایک ہیں،
جنہوں نے محض 12 برس کی عمر میں اپنی جان قربان
کر کے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان کی حرارت کے

